

روزانہ کی برکات خدا کے لوگوں کے لیے

نمبر 3493

ایک وعظ

پیر 6 جنوری 1916 کو شائع ہوا

سپر جین کی جانب سے C. H.

میٹروپولیٹن ٹاؤن ہال، نیوٹنگٹن میں

جمعرات کی شام، 21 ستمبر 1871 کو

مبارک ہو خداوند، جو ہمیں روزانہ اپنی نعمتوں سے بھر دیتا ہے، یعنی ہمارا نجات دہندہ خدا۔ سیلا۔

"جو ہمارا خدا ہے وہ نجات کا خدا ہے؛ اور خداوند کو ہی موت کے راستے ملتے ہیں۔

زبور 20-68:19

ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ یہ زبور بہت مشکل ہے۔ ایک بہترین مفسر نے اسے ایک ٹائٹانک زبور قرار دیا ہے۔ یہ واقعی ایک عظیم زبور ہے، اور اس کو سمجھنا بہت محنت کا کام ہے۔ پھر بھی یہ ہرگز مشکل نہیں ہے جب ہم عملی فرادیات یا ان عقائد کے بارے میں سوچتے ہیں جو زندگی کے لیے ضروری ہیں۔ مثلاً، ہمارے سامنے جو دو آیات ہیں، وہ بہت سادہ ہیں اور ان کی کوئی وضاحت کی ضرورت نہیں، بس انہیں ہماری یاد میں گہرائی سے بیٹھا دینا ضروری ہے۔ یہی حال ہمیشہ ساری مقدس کتاب میں ہے، جہاں کہیں بھی مشکل مقامات ہوں، وہ اہم سچائیوں کو متاثر نہیں کرتے۔ ہمارے نجات کا معاملہ بہت واضح ہے۔ مکاشفہ کی کتاب مشکل ہو سکتی ہے، لیکن متی کی انجیل نہیں۔

مستقبل کے بارے میں، شاید بہت سے بادل ہوں، لیکن اس مبارک دن کے بارے میں، جو گزر چکا ہے، جو دنیا کی تاریخ کا بحران تھا، جب ہمارا نجات دہندہ درخت پر لٹکا تھا، اندھیرا گزر چکا ہے، اور وہاں سچی روشنی چمک رہی ہے۔ لہذا، ان باتوں کے بارے میں خود کو زیادہ نہ مصروف رکھیں جو سب سے زیادہ مشکل ہیں، کیونکہ وہ عموماً کم اہم ہوتی ہیں۔ اپنے دل کو انجیل کی سادگیوں کے ساتھ زیادہ مشغول کریں، کیونکہ یہی وہ جگہ ہے، وہ راستہ، وہ سچائی، اور وہ زندگی ہے جہاں ضروری معاملہ چھپا ہوا ہے۔

اب ہم ان دو آیات کی طرف آئیں، اور غور کریں کہ یہ سب سے پہلے ہمیں زندگی کی رحمتوں کی یاد دلاتی ہیں۔ "مبارک ہو خداوند، جو ہمیں روزانہ اپنی نعمتوں سے بھر دیتا ہے۔" پھر یہ ہمیں موت کی رحمتوں کا یقین دلاتی ہیں۔ "جو ہمارا خدا ہے وہ نجات کا خدا ہے، اور خداوند کو ہی موت کے راستے ملتے ہیں۔" اور پھر یہ دونوں آیات ہمیں زندگی اور موت دونوں کی مشترکہ مصروفیت بتاتی ہیں، یعنی خدا کی برکت، جس کی رحمتیں دونوں حالتوں میں ہم پر جاری رہتی ہیں۔ مبارک ہو یہوہ، خواہ میں اُس کی نعمتوں کا روزانہ بوجھ حاصل کروں، یا وہ میرے لیے قبر کے دروازے کھول دے۔

اب آئیے، ہم چند لمحوں کے لیے اس پر غور کریں

۱

ہماری زندگی کی رحمتیں۔

متن کہتا ہے، "وہ ہمیں روزانہ اپنی نعمتوں سے سجاتا ہے۔" آئیے ابھی کے لیے ہم انگریزی متن پر قائم رہیں۔ اس کے الفاظ کو خیر "benevolence" لے لیں۔ وہ کیا دیتا ہے ہمیں؟ نعمتیں۔ ہمارے پاس انگریزی زبان میں ایک بہت خوبصورت لفظ ہے شخص ہو (خیر خواہ) "benevolent"۔ وہ ایک bene volens ہے، آپ جانتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے بھلائی کی آرزو (مقدمی) سکتا ہے جو کسی بھی قسم کی مہربانی کرنے سے قاصر ہو، اپنی کسی چیز کو دوسروں کے لیے نہ دے پائے، کیونکہ اس کے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ لیکن خدا کی ہمیں دی ہوئی خوبی صرف بھلائی کی آرزو نہیں ہے، جس میں وہ ہماری بھلائی کی خواہش یعنی اچھا کرنے کا عمل ہے۔ اُس کے تحفے اور نعمتیں اچھے کام ہیں، اچھے افعال ہیں۔ "beneficence" کرتا ہے، بلکہ یہ

وہ ہمیں وہ کچھ کرتا ہے جو اچھا ہے۔ وہ صرف ہماری بھلائی کی خواہش نہیں کرتا، ہمیں اچھا مشورہ نہیں دیتا، اور ہماری رہنمائی نہیں کرتا، بلکہ وہ ہم پر اچھا کرتا ہے۔ وہ صرف نہیں کہتا، "میں تمہاری تباہی پر غمگین ہوں"، بلکہ وہ تباہی سے گمشدہ لوگوں کو بچاتا ہے۔ وہ نہیں کہتا، جیسے کہ بے مروت شخص کہتا ہے، "تم گرم ہو جاؤ، اور تم بھر جاؤ"، اور اور کچھ نہیں کرتا، بلکہ وہ ہماری بھلائی کی خواہش کرنے کے ساتھ ساتھ، ہمیں اچھا کرتا ہے، وہ ہمارے دلوں کو اپنی محبت سے گرماتا ہے، اور اپنی رحمت سے انہیں بھر دیتا ہے، اور ہمیں خوشی کے ساتھ ہمارے راستے پر روانہ کرتا ہے۔

یہ سچ ہے کہ خدا ہمیں اچھا کہتا ہے۔ اُس سے بڑھ کر وہ ہمارے ساتھ کیا کہہ سکتا ہے جو اُس نے اپنی مبارک کتاب میں ہمیں کہا؟ یہ سچ ہے کہ وہ ہماری بھلائی کی خواہش کرتا ہے۔ "میں زندہ ہوں، خداوند فرماتا ہے، مجھے اُس کی موت میں کوئی

خوشی نہیں، جو مر جائے، بلکہ میری یہ خواہش ہے کہ وہ میری طرف رجوع کرے اور جئے۔" لیکن اس کی بھلائی کا جو جوہر ہے وہ یہ ہے کہ وہ صرف خواہشات اور الفاظ تک نہیں رکتا، بلکہ وہ اعمال میں بھی پہنچتا ہے۔

شروع کرو، بھائیو، اس کے سب سے عظیم اعمال سے۔ "اس نے اپنے بیٹے کو نہ بچایا، بلکہ ہمارے لئے آزاد کر کے دے دیا۔" اُس تحفے میں اس نے ہمیں پہلے ہی سب کچھ دے دیا ہے، اور اُس مبارک وعدے سے وہ کبھی بھی پیچھے نہیں ہٹا، بلکہ اس نے ہمیں وہ سب کچھ دیا ہے جو ہم اس زندگی کے لئے چاہتے ہیں، اور اُنے والی زندگی کے لئے بھی، کیونکہ تمہارے پاس فضل اور جلال ہے، اور ہر ایک میں بھرپور ہے۔ اوپر کے چشمے کبھی نہیں تھکتے، اور نہ ہی نیچے کے چشمے۔ اگر مسیح ہماری دائمی روٹی اور شراب ہے، تو اسی طرح ہماری عام روٹی، ہماری دعا کے جواب میں، ہمیں اُس کے وعدے کے مطابق دی جاتی ہے، "تو کا روٹی دی جائے گی، اور تیرا پانی محفوظ ہو گا۔"

کیا تم کوشش کرو گے کہ ان نعمتوں کے بارے میں سوچو جو تم نے حاصل کی ہیں، پیارے بھائی، پیاری بہن؟ اب انہیں اپنے ذہن میں مروج کرو۔ وہ نعمتیں جو تم نے حقیقت میں خود حاصل کی ہیں—صرف پڑھی نہیں، سنی نہیں، اور وعدے ہی نہیں سنے، بلکہ جو تم نے حاصل کی ہیں۔

اے! ابتدائی تعلیم کی نعمت! گناہ سے بچنا۔ اے! ملامت کی نعمت! گناہ کی گناہگاری کو دیکھنا اور اس کا شعور حاصل کرنا۔ اے! نجات دہندہ کی طرف رہنمائی کی میٹھی نعمت! صلیب کے قدموں پر کھڑا ہونا، جہاں خون ایسے بہتر کلام کرتا ہے جو بائبل کے خون سے بڑھ کر ہے۔ اے! کامل معافی اور راستبازی کی نعمت، جو ہمیں ڈھانپتی ہے اور خدا کی نظر میں ہمیں راستباز ٹھہراتی ہے! کیا بے بیان نعمت ہے نیا پیدا ہونا! کون اس نعمت کو قدر دے گا جو گود لینے کی ہے؟ کون وہ ہے جو خدا کی باتوں میں روزانہ تعلیم کی نعمت کا بیان کرے—پایدار گناہ میں گرنے سے بچاؤ کی، تقدیس کی جو دن بدن بڑھتی رہتی ہے؟

ہمارے پاس وہ نعمتیں ہیں جنہیں ہم جانتے ہیں، لیکن شاید ہمیں ایسی دس گنا زیادہ نعمتیں حاصل ہیں جنہیں ہم نہیں جانتے۔ کچھ وہ ہماری گھر کے سامنے والے دروازے سے آتی ہیں، کچھ ان میں سب سے قیمتی ایسی لگتی ہیں جو پچھلے دروازے سے چپکے سے آتی ہیں۔ وہ سب سے قیمتی بخششیں ہیں جو اتنی نرم پرندہ کی مانند آتی ہیں کہ ہم ان کے آنے کی آواز تک نہیں سنتے۔ تم اپنے سر کے بالوں کو گننے سے پہلے، یا سمندر کے کنارے پر ریت کے ذروں کو گننے سے پہلے ان کی تعداد کا اندازہ نہیں لگا سکو گے۔

اب اس لفظ کو چھوڑ دو اور اگلے پر غور کرو۔ متن میں کہا گیا ہے کہ خدا کی نعمتوں کے بارے میں یہ کہتا ہے کہ وہ ہمیں ان سے بوجھ ڈال دیتا ہے—ہم پر نعمتوں کا بوجھ ڈالتا ہے۔ وہ اپنی بھلائی کا تھوڑا سا حصہ ہم پر نہیں ڈالتا، بلکہ بہت زیادہ، بہت زیادہ، یہاں تک کہ یہ بوجھ بن جاتا ہے۔ کیا تم نے کبھی جانا ہے کہ ایسی بھلائی کے ساتھ نیچے جھک جانے کا کیا ہوتا ہے؟ میں نے، میں آزادانہ طور پر اقرار کرتا ہوں، میں نے اُس کی تعریف کرنے کی کوشش کی، لیکن محبت کا ایک ایسا احساس مجھے جھکایا کہ میں صرف زیور نگار کی زبان اپنا سکا اور کہا، "خداوند، تیرے لیے تعریف خاموش ہے، صیہون میں۔" ایسا لگتا تھا جیسے "الفاظ صرف ہوا ہیں، اور زبانیں صرف مٹی ہیں، اور اس کی شفقت اتنی الہامی ہے" کہ ان کا ذکر کرنا ممکن نہیں تھا۔ اُس کی رحمتیں، جیسے ہماری ترانہ میں ابھی کہا گیا، اتنی تیز اور اتنی کثرت سے آتی ہیں جیسے لمحے آتے ہیں۔ حقیقت میں، یہ حقیقت میں ایسا ہے۔

ہر لمحے میں ہمارے سانس کی گہرائیاں، خون کی دھڑکنوں کی شدت کی ضرورت ہوتی ہے۔ سب سے چھوٹا واقعہ ان میں سے کسی کو روک سکتا ہے۔ خدا کی جاری نعمتیں ہمیں اس سادہ شکل میں بھی ملتی ہیں جیسے کہ محفوظ زندگی۔ ہم مسلسل خطرات میں مبتلا ہیں۔ "آفات اور موت ہمارے ارد گرد اڑتے ہیں۔" خدا ہمیں جسمانی خطرات سے بچاتا ہے۔ ہمارے خیالات—وہ کہاں جا سکتے ہیں؟ وہ لمحوں میں ہمیں غلط عقائد اور بدتمیزیاں میں لے جا سکتے ہیں۔

یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ ہم اس روحانی وبا سے بچیں جو اندھیروں اور دوپہر میں چلتی ہے۔ خدا کا شکر ہو جو ہمیں اتنی زیادہ وقتی اور روحانی نعمتیں دیتا ہے، اور ہر ایک اتنی وزنی ہے کہ آنکھ اس سے کم سے کم یہ کہہ نہیں سکتی، "کہ وہ ہمیں روزانہ اپنی نعمتوں سے بوجھل کرتا ہے، یہاں تک کہ ہم خوشی کے ساتھ اپنی تکمیل کے احساس سے زمین تک جھک جاتے ہیں۔" "وہ ہمیں نعمتوں سے بوجھل کرتا ہے۔"

اوہ! کیا تم میں سے کوئی شکایت کرنے کو مائل ہے؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ خدا تمہارے ساتھ سخت سلوک کرتا ہے؟ ٹھیک ہے، تم وہ ہو جو تم ہیں، اُس کی بخشش سے۔ اگرچہ تم وہ نہیں ہو جو تم بننا چاہتے ہو، لیکن یاد رکھو تم وہ نہیں ہو جو اگر سخت انصاف نافذ ہوتا تو تم ہوتے۔

تم غریب خانہ میں ہو سکتے تھے—کم ہی لوگ اس رہائش کو پسند کرتے ہیں۔ تم قید خانہ میں ہو سکتے تھے—خدا تمہیں اس گناہ سے بچاتا ہے جو تمہیں وہاں لے جائے گا۔ تم پاگل خانہ میں ہو سکتے تھے—تم سے بہتر مرد اور عورتیں وہاں پہنچ چکی ہیں۔ تم قبر کے دہانے پر ہو سکتے تھے—بیمار بستر پر، ابدی زندگی کے کنارے پر۔ خدا کے مقدس ترین بزرگوں کو قبر سے

نہیں بچایا گیا۔ تم دوزخ میں ہو سکتے تھے—کھوئے ہوئے، آہ و فغاں کرتے ہوئے، مگر بے امید سے آہ و فغاں کرتے ہوئے، دانت پیستے ہوئے مکمل مایوسی میں۔ اے خدا، جب ہم سوچتے ہیں کہ ہم کیا نہیں ہیں، کیونکہ تیری بخشش نے ہمیں اس سے بچا لیا، تو ہم کچھ اور نہیں کہہ سکتے سوائے اس کے، "تو نے ہمیں اپنی نعمتوں سے بوجھل کیا ہے۔"

لیکن پھر اپنے بارے میں سوچو، تم مسیحیوں۔ تم خدا کے بچے ہو، تم مسیح کے شریک وارث ہو۔ "سب کچھ تمہارا ہے،" ہاں، اور "انے والی چیزیں بھی" تمہارے لیے یقینی کی گئی ہیں—آخری تک کا تحفظ، اور تمہارے پاس، اس زندگی کے اختتام کے بعد، جلال بغیر کسی انتہاء کے ہے۔ "بہت سے محل" تمہارے لیے ہیں، جلال یافتہ لوگوں کے کھجوریں اور ہارپ تمہارے لیے ہیں۔ تمہارا حصہ ہے اس سب میں جو مسیح کے پاس ہے، اور ہے، اور ہوگا۔

اس کی عروج کی تمام نعمتوں میں تمہارا حصہ ہے، ان نعمتوں میں جو ہمیں اس کے خدا کے دہنے ہاتھ پر بیٹھنے سے ملتی ہیں، تمہارا بھی حصہ ہے، اور دوسری آمد کے جلال میں، جو خدا کی کلیسیا کی عظیم امید ہے، تم شریک ہو گے۔ دیکھو کیسے، حال میں، ماضی میں، اور مستقبل میں، وہ تمہیں نعمتوں سے بوجھل کرتا ہے۔ دو عظیم الفاظ پہلے ہی ہیں۔

لیکن اگلا لفظ بھی اتنا ہی عظیم ہے۔ "خداوند کی برکت ہو، جو ہمیں روزانہ اپنی نعمتوں سے بوجھل کرتا ہے۔" ایک غریب آدمی تمہارے دروازے پر آئے گا، اور تم اُسے کھانے کے لئے جو کچھ بھی چاہیے وہ دو گے، اور اُسے ڈھانپ لو گے، اور اُسے دل کو خوش کرنے والی کوئی چیز دو گے۔ اگر تم یہ ایک بار کرو گے، تو تم سمجھو گے کہ تم نے اچھا کیا۔

اگر وہ کل پھر تمہارے پاس آئے، تو شاید تمہارے دل میں وہی کچھ کرنے کی تمنا پیدا ہو۔ لیکن فرض کرو وہ سات دنوں تک تمہارے دروازے پر آئے، مجھے خوف ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ وہ سات بار زیادہ ہو جائے گا، کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ جب ہم کسی کو اچھا سلوک کرتے ہیں، تو اگلی بار کسی اور کو اُس کی دیکھ بھال کرنی چاہیے۔ اگر ہم خاص طور پر انہیں نعمتوں سے بوجھل کرتے ہیں، تو ہم کہتے ہیں، "تم زیادہ نہیں آ سکتے، جلدی نہیں آ سکتے۔ تم مجھے تھکاتے ہو۔"

آہ! یہ انسان ہے؛ لیکن خدا کو دیکھو۔ وہ ہمیں روزانہ اپنی نعمتوں سے بوجھل کرتا ہے۔ وہ کتنے دنوں سے ایسا کرتا آیا ہے؟ تیس سال؟ "آہ!" ایک کہتا ہے، "میں ساٹھ سالوں کا ذکر کر سکتا ہوں"—ہاں، اور کچھ تم میں سے ستر اور اسی سالوں کا۔ ٹھیک ہے، وہ تمہیں روزانہ نعمتوں سے بوجھل کرتا آیا ہے۔ تم کبھی بھی مفلس سے بلند نہیں ہوئے، جتنا کہ تمہارا خدا تمہارے بارے میں سوچتا ہے۔ لیکن میں اسے مختلف انداز میں کہوں گا۔ تم ساری زندگی خدا کی بھلائی پر ایک "عزیز متمول" رہے ہو۔

یہ تمہارا حصہ رہا ہے، جیسے میفیبوشیتھ کا، کہ تم روزانہ بادشاہ کی میز پر بیٹھو اور اُس سے حصہ لو۔ اور پھر بھی تم شکایت کرتے ہو۔ تم نے بے ایمانیت دکھائی، غرور دکھایا، کابلی دکھائی، ہر قسم کے برے مزاج تم نے دکھائے۔ پھر بھی اُس نے تمہیں روزانہ نعمتوں سے بوجھل کیا۔ کبھی کبھی ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے ہمارے گناہ اور خدا کی محبت کے درمیان کشمکش ہو، لیکن اس لمحے تک اُس کی محبت غالب آئی ہے۔ ہم نے اُس کی خزانہ سے بڑی طاقت سے مدد لی ہے، لیکن وہ خزانہ کبھی بھی ختم نہیں ہوا۔ جو رحم کل استعمال ہوا وہ آج کے لئے کافی نہیں ہوتا۔ جیسے منہ، وہ ہمیشہ تازہ آنا ضروری ہے، اور خوشی کی بات یہ ہے کہ وہ ہمیشہ تازہ آتا ہے۔

جب خدا پردہ کھینچتا ہے اور سورج کی روشنی میں کھڑا ہوتا ہے، تو رحم سورج کی کرنوں کے ساتھ ہمارے پاس آتا ہے، اور جب وہ دن کی پلکیں بند کرتا ہے اور شام آتی ہے، تو رحم ہمارے پلکوں پر اپنی انگلی رکھتا ہے اور ہمیں آرام کرنے کا حکم دیتا ہے۔ وہ "ہمیں روزانہ اپنی نعمتوں سے بوجھل کرتا ہے"—ہر دن، اور وہ ہمیں نعمتوں سے بوجھل کرتا ہے نہ صرف روشن دنوں میں، بلکہ سیاہ دنوں میں بھی۔ جب ہم بیمار ہوتے ہیں، اور بستر پر ادھر ادھر مڑتے ہیں، وہ پھر بھی ہمیں نعمتوں سے بوجھل کرتا ہے، بس ایک اور شکل میں۔ وہ کبھی کبھار ہمیں اپنی پسندیدہ رحمتیں سیاہ کناروں والے لفافوں میں بھیجتا ہے۔ آسمان کے سب سے روشن جواہرات ہمارے پاس آتے ہیں، اور ہم انہیں نہیں پہچان پاتے۔ وہ تب تک چمکتے نہیں جب تک ایمان کی آنکھ انہیں نہ دیکھے۔ فطرت نے ان کی عظمت کا ادراک نہیں کیا۔

وہ کیسے ہمیں نعمتوں سے بوجھل کرتا ہے جب اتوار کے دن آتا ہے! یہاں ایک عزیز بھائی ہیں جو تقریباً ہمیشہ یہاں ہوتے ہیں، جو جب مجھے اتوار کی صبح دیکھتے ہیں، تو عموماً کچھ ایسا کہہ کر مجھ سے ملتے ہیں، "میرے لیے ہر دن اچھا ہے، لیکن اتوار کا دن سات دنوں کا اچھا دن ہے۔ یہ سات گنا برکت والا ہے۔" اور حقیقت میں، ایسا ہی ہے۔ وہ ہمیں اتوار کے دن نعمتوں سے بوجھل کرتا ہے۔ لیکن پھر ہمارے پاس پیر کے دن کی رحمتیں اور منگل کی رحمتیں بھی ہیں، اور اتوار رات کے اختتام تک خداوند اپنی رحمتوں کو ایک کے بعد ایک بڑھاتا رہتا ہے، تاکہ ہم یہ محسوس کر سکیں کہ ہم اُسے شکریہ کہنے میں اتنے تھک جائیں گے جتنی جلدی وہ ہمیں شکریہ کا موقع دینے میں تھکیں گے۔

ایک اور لفظ ہے—ایک چھوٹا سا، مگر بہت میٹھا بھی، "خداوند کی برکت ہو، جو ہمیں روزانہ اپنی نعمتوں سے بوجھل کرتا ہے۔" "ہمیں۔" ذاتی باتیں ہماری روح کو مٹھاس دیتی ہیں، اور یہاں اس میں عجیب بات ہے۔ کہ خدا داؤد کو اپنی نعمتوں سے

بوجھل کرے، یہ داؤد کے لیے تعجب کا باعث تھا، لیکن میرے لیے نہیں۔ میرے لیے تعجب کی بات یہ ہے کہ وہ مجھے اپنی نعمتوں سے بوجھل کرے۔ عزیز بھائیوں اور بہنوں، میں تمہاری کمزوریوں کو نہیں محسوس کرتا، اور اس لیے، میں تمہارے ساتھ خدا کی محبت کو اتنی بڑی شان سے نہیں دیکھ پاتا، لیکن میں اپنی کچھ کمزوریوں کو جانتا ہوں، اور وہ مجھے دوسروں کی نسبت بڑی محسوس ہوتی ہیں، اس لیے میں خدا کی بے پایاں رحمت کو شکر گزار ہو کر سراپتا ہوں کہ وہ مجھے اپنی نعمتوں سے بوجھل کرتا ہے۔

،کیوں میں اس کی آواز سننے کے لیے آتا ہوں"
اور جہاں جگہ ہو وہاں داخل ہوتا ہوں؛
،جبکہ ہزاروں لوگ برے انتخاب کرتے ہیں
"اور آنا پسند نہیں کرتے، بلکہ بھوکے مرنا پسند کرتے ہیں؟"

شاید کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کے دل انہیں یہ سوچنے کی اجازت دیتے ہیں کہ ان کی دعائیں وہ فرق ڈالتی ہیں۔ میں اس بات پر ایمان نہیں لا سکتا، لیکن مجھے یہ یقین ہے کہ اگر میں وہ چیزیں خوشی سے حاصل کرتا ہوں جو مسیح نے دی ہیں اور دوسروں کو نہیں ملتی، تو یہ خدا کی رحمت ہے، اور یہ کسی خوبی کی وجہ سے نہیں، بلکہ اس کی لامتناہی فضل کی وجہ سے ہے۔ اُنہی ہم اس گھنٹے میں خدا کی برکت کریں کیونکہ وہ ہمیں اپنی نعمتوں سے بوجھل کرتا ہے جب کہ وہ ہمیں نظر انداز بھی کر سکتا تھا۔ وہ ہمیں اپنے گناہوں کو بڑھانے کی اجازت دے سکتا تھا، یہاں تک کہ ان کا پیمانہ بھر جاتا، اور پھر وہ ہمیں ہمیشہ کے لیے وہ کاٹتے دیتا جو ہم نے بویا تھا۔ اس کے بجائے، اس نے ہمیں ہم سے بہتوں کو جو کہ اتنے غیر متوقع لوگ تھے، اپنے منتخب بندے بنا دیا، اور ہمیں اپنی نعمتوں سے بوجھل کیا۔

میں نے بہت سادگی سے بات کی ہے، تاکہ وہ دل جو یہ جان چکے ہیں کہ خدا کرم کرنے والا ہے، اب اپنی تمام طاقتوں کو اٹھا کر، سب سے اعلیٰ کے نام کی حمد اور برکت کریں۔ تاہم، ہم اس سے گزریں گے نہیں، بغیر یہ دیکھے کہ ہماری ترجمہ سچ نہیں ہے۔ حقیقت میں یہ اس عبارت کا مفہوم نہیں ہے۔ تم میں سے جو اپنی بائبل کو دیکھیں گے، وہ یہ سمجھیں گے کہ "جو" اور "نعمتوں سے" الفاظ اٹالکس میں ڈالے گئے ہیں تاکہ ظاہر ہو سکے کہ یہ عبرانی میں نہیں ہیں، بلکہ مترجموں نے انہیں شامل کیا ہے کیونکہ وہ انہیں مفہوم کے لیے ضروری سمجھتے تھے، اور بعض بہترین مفسرین کہتے ہیں کہ یہ عبارت یوں معنی دیتی ہے، "خداوند کی برکت ہو، جو ہمیں روزانہ ہمارے بوجھ اٹھاتا ہے"، اور مجھے اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ درست ترجمہ ہے۔

یہ اتنا نہیں کہ وہ ہمیں بوجھل کرتا ہے، بلکہ یہ کہ وہ ہمارے بوجھ کو ہمارے لیے اٹھاتا ہے، اور اسے ہمارے لیے برداشت کرتا ہے۔ بہر حال، یہ ایک میٹھا ترجمہ ہے، "وہ روزانہ ہمارے بوجھ اٹھاتا ہے"، اور یہ ایک ایسا ترجمہ ہے جو تم میں سے بعض کے لیے ملامت کا پیغام ہے۔ کیا تم اس عبادت گاہ میں اس رات اپنے بوجھوں کے ساتھ نہیں آئے تھے؟ اچھا، یہ غلط تھا کہ تمہارے پاس کبھی یہ بوجھ ہوں۔ "اپنی ساری فکر اس پر ڈال دو، کیونکہ وہ تمہاری فکر کرتا ہے۔" ایک شخص جس کے پاس بوجھ اٹھانے والا ہے، اسے خود بوجھ نہیں اٹھانا چاہیے۔ ایمان کبھی بوجھل نہیں ہوتی، کیونکہ وہ جانتی ہے کہاں اپنا بوجھ رکھنا ہے۔ اُس کے پاس بوجھ ہے، لیکن وہ اُسے قادر مطلق خدا پر ڈال دیتی ہے۔ لیکن بے ایمانی، جو ایمان کے بوجھ سے بہت کم بوجھ اٹھاتی ہے، مٹی میں دیہی رہتی ہے۔ اُٹھو، اے خدا کے بچے، جو بھی تمہارا بوجھ ہو، اور ایمان کے ایک عمل سے اسے خدا پر ڈال دو۔ تم نے اپنا چھوٹا سا سب کچھ کیا ہے، اب اسے چھوڑ دو۔ تمہاری فکر سے حالات تبدیل نہیں ہوں گے۔ تم رات کو نہیں بدل سکتے، نہ ایک بال سفید یا سیاہ کر سکتے ہو۔ کیوں پریشان اور فکر مند ہو؟ دنیا تمہارے پیدا ہونے سے پہلے بھی بہت اچھی چل رہی تھی، اور یہ تمہارے مرنے کے بعد بھی چلتی رہے گی۔ پلک جھپکاؤ، اور ہمت سے عمل کرو، تمہاری قیادت کا موقع خدا کے ہاتھ میں ہے۔ تم نے جب بھی سب سے آگے بڑھ کر خود کو قائد بنانے کی کوشش کی، تم نے غلطی کی۔

جو اپنے لیے کاٹتا ہے، وہ اپنی انگلیاں کاٹے گا، لیکن جب خدا سب سے آگے ہوتا ہے، اور تم پیچھے پیچھے چلنے کے لیے تیار ہوتے ہو، تو تم نے کبھی بھی کوئی غلطی نہیں کی، اور جب خدا تمہارا چرواہا ہوتا ہے، تم مجبور ہو کر کہو گے، "مجھے کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔" آہ! پھر بوجھ اٹھانے سے چھٹکارا پاؤ، اور عبارت کے الفاظ اپناؤ، "خداوند کی برکت ہو، جو روزانہ ہمارے بوجھ اٹھاتا ہے۔"

پھر عبارت میں یہ اضافہ کیا گیا ہے کہ وہ "ہمارے نجات کا خدا ہے۔" اس زندگی میں ہمیں اس کی حمد کرنی چاہیے۔ اس کی روزانہ کی رحمتیں اس خیال سے میٹھی ہوتی ہیں کہ ہم نجات پانے والی جانیں ہیں۔ ہمارا لقمہ خشک ہو سکتا ہے، لیکن ہم اُسے اس کے نجات کے لذیذ ساس میں ڈبو کر کھاتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ میں غریب ہوں، لیکن میں نجات پانے والا ہوں۔ یہ سچ ہے کہ میں بیمار ہوں، لیکن میں نجات پانے والا ہوں، اور خدا کی نجات سب کچھ میٹھا کر دیتی ہے۔ پھر یہ اس پر مزید کہا گیا ہے کہ یہ "ہماری" نجات ہے۔ وہ جو مسیح میں موجود نجات کو پکڑ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے، "یہ میری ہے"، وہ خوشی کے تمام مقاصد میں غنی ہے، اور اس کی روزمرہ کی زندگی خوشی سے سچی ہوئی ہے۔

اور پھر اس میں یہ اضافہ کیا گیا ہے، "ہمارا خدا۔" خدا ہمارا ہے۔ وہ جو ہمارا خدا ہے، وہ نجات کا خدا ہے۔ اس کی طاقت اور علم، اس کی غیر تبدیلی اور اس کی وفاداری—اس کی ساری صفات ہماری ہیں۔ باپ ہمارا ہے، بیٹا ہمارا ہے، روح ہمارا ہے۔ انتخاب کا خدا ہمارا ہے، فدیہ کا خدا ہمارا ہے، تقدس کا خدا ہمارا ہے۔ آہ! اس سب کے ساتھ، ہم کیسے پست ہو سکتے ہیں؟ کیوں ہم شکوہ کریں! ہمارے پاس یقیناً خدا کی حمد اور برکت دینے کا بھرپور سبب ہے۔ یہ زندگی کی رحمتیں ہیں۔ اور اب چند منٹوں کے لیے آئیے ہم غور کریں

II

- موت کی رحمتیں۔

موت سے نکلنے کے راستہ خدا کے پاس ہے۔ "اس کے کئی معانی ہو سکتے ہیں۔ ہم اس کے معانی کو ان سرخیوں کے تحت" شامل کریں گے۔ موت سے نجات خدا کے پاس ہے۔ آہ! اس کے نام کی برکت ہو، ہم قبر کے قریب جا سکتے ہیں، اور موت کے دہانے ہمارے لیے کھل سکتے ہیں، لیکن کھائی اپنی منہ کو ہمارے اوپر نہیں بند کر سکتی جب تک کہ ہمارا وقت نہ آ جائے۔

موت کی آفات میرے ارد گرد اڑتی ہیں؛
جب تک وہ چاہے، میں نہیں مر سکتا۔
ایک تیر بھی نہیں لگ سکتا
جب تک خدا کی محبت نہ دیکھے۔
اگرچہ تیرے پہلو میں ہزار مر جائیں،
اور تیرے دائیں ہاتھ پر دس ہزار مر جائیں
ہمارا خدا، اپنی منتخب قوم کو بچاتا ہے
"مردوں کے درمیان، قبروں کے درمیان۔"

جو کچھ ہمارے گرد و پیش واقع ہو، ہمیں خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ جب تک ہمارا کام مکمل نہ ہو، ہم لافانی ہیں۔ اگر ہمیں متعدی یا وبائی امراض کے بیچ جانے کا حکم ہو، تو ہم وہاں ایسے آرام سے بیٹھ سکتے ہیں جیسے خوشگوار ہوا میں۔ ہماری زندگی کو بچانے کے لیے اپنے فرض کو نظر انداز کرنا ہمارا کام نہیں۔ خدمت میں مرنا بطالت میں جینے سے بہتر ہے—خدا کی تمجید کرنا اور روانہ ہونا اس سے بہتر ہے کہ زمین پر سڑتے رہیں اور اُس کے حکم کو نظر انداز کریں۔ موت سے نجات کا اختیار خداوند کے پاس ہے۔ لہذا، جہاں فرض ہمیں بلانے، ہم بغیر خوف کے کسی بھی خطرے میں جا سکتے ہیں۔

لیکن موت کی طرف لے جانے والے راستے بھی خداوند کے اختیار میں ہیں۔ ممکن ہے ہم نہ مریں۔ کچھ لوگ اس یقین سے بہت تسلی پاتے ہیں کہ مسیح آئیں گے اور وہ نہیں مریں گے۔ میں خود کو اُن میں شمار نہیں کرتا۔ میں مرنے کو جینے کے برابر سمجھتا ہوں، بلکہ اگر مجھے اختیار ہو تو شاید مرنے کو ترجیح دوں، کیونکہ اس میں مسیح کے دکھوں میں زیادہ شراکت ہے—قبر سے گزرنا اور دوبارہ جی اُٹھنا—بنسبت اُن کے جو نہیں مریں گے۔ بہر حال، جو نہیں مریں گے انہیں اُن پر کوئی فوقیت حاصل نہیں جو سو گئے ہیں۔

جیسا کہ رسول فرماتے ہیں: "مرنا فائدہ ہے"، اور ہم اسے اسی طرح دیکھیں گے۔ لیکن جب بھی ہم مریں، اگر مریں، تو یہ خدا کے حکم سے ہوگا۔ موت کی کنجی صرف زندگی کے خداوند کے پاس ہے۔ ہزار فرشتے بھی ہمیں قبر میں نہیں دھکیل سکتے۔ دوزخ کے تمام شیطاں مسیح کی ریوڑ کے سب سے چھوٹے بڑے کو بھی تباہ نہیں کر سکتے۔ جب تک خدا نہ کہے "واپس آ"، ہماری روح جسم کو نہیں چھوڑے گی، اور جب خدا وقت مقرر کرے گا، ہم خوشی سے روانہ ہوں گے۔ اوہ! کتنا بابرکت خیال ہے کہ موت کے تیر خدا کے ترکش میں ہیں، اور وہ اُس کی مرضی کے بغیر نہیں چل سکتے! موت سے نجات کا اختیار خداوند کے پاس ہے۔

اپنے مرحوم دوستوں کے بارے میں سوچو—مالک نے انہیں گھر بلایا۔ اپنے جانے کے بارے میں سوچو—یہ تمہاری حماقت یا شریروں کی بد نیتی سے طے نہیں ہوگا۔ یہ سب خدا کی لامحدود محبت سے منصوبہ بند اور مرتب ہوگا۔

لیکن یہ عبارت کچھ اور بھی معنی رکھتی ہے۔ موت سے نجات کا اختیار خداوند کے پاس ہے، یعنی موت سے دوبارہ اُٹھنا۔ ہم مقدسین کے جسموں کو موت کی سرزمین میں رکھتے ہیں، لیکن وہ وہاں صرف عارضی طور پر رکھے جاتے ہیں، جیسے اُن پر کچھ وقت کے لیے قبضہ ہو۔ انہیں باہر آنا ہے۔ انہیں نجات پانی ہے۔ کیونکہ اُس کا کلام فرماتا ہے، اگر ہم یقین رکھتے ہیں کہ یسوع مسیح مردوں میں سے جی اُٹھے، "تو خدا انہیں بھی جو یسوع میں سو گئے ہیں، اُس کے ساتھ لائے گا۔" مقدسین کی ایک بڑی یا بڑی کا ٹکڑا بھی دشمن کے پاس بطور فتح کا نشان نہیں رہے گا۔ مسیح موت پر مکمل فتح پائیں گے، اور قبر سے وہ تمام فتوحات چھین لیں گے۔

ہم دوبارہ جی اُٹھیں گے، عزیزو۔ اگرچہ ہمارے جسم سڑ جائیں؟ اگرچہ وہ پودوں کو غذا دیں، اور وقت کے ساتھ جانوروں کو غذا دیں، اور بے شمار تبدیلیوں سے گزریں؟ پھر بھی جس نے ہمیں بنایا، وہ ہمیں دوبارہ بنا سکتا ہے، اور جس آواز نے ہمیں جینے کا حکم دیا، وہ ان جسموں کو دوبارہ جینے کا حکم دے گی۔ "موت سے نجات کا اختیار خداوند کے پاس ہے۔" اسی میں ہمیں تسلی ہے—سو جانے میں، کیونکہ کلیسیا کے فرشتے ہماری خاک کی حفاظت کریں گے۔

اور پھر یہ مزید خیال۔ موت سے نجات کا اختیار موت کے بعد آنے والی تمام چیزوں کو شامل کرتا ہے۔ روح موت سے نکلتی ہے —واقعی اُس سے چھوٹی نہیں جاتی۔ کچھ وقت کے لیے جسم کو پیچھے چھوڑ کر، روح جلال میں داخل ہوتی ہے، مکمل ہونے کا انتظار کرتی ہے۔ پھر جب مسیح نیچے آئیں گے، اور نرسنگا بجے گا، اور مسیح میں مردے پہلی قیامت میں جی اُٹھیں گے، تب دوبارہ متحد انسانیت مکمل جلال میں داخل ہوگی، ایک ظاہر شدہ نجات دہندہ کے ساتھ۔

یہ موت سے نجات کے اختیارات خدا کے ہیں، اور خدا انہیں اپنے لوگوں کو عطا کرتا ہے۔ وہ انہیں اُنہیں دے گا جن کے لیے اُس نے مقرر کیا ہے۔ وہ انہیں اُنہیں دے گا جنہیں اُس نے اپنے فضل سے اس میراث کے شریک ہونے کے لائق بنایا ہے۔ یہ اُس کے ہیں—ہماری قابلیت سے نہیں، بلکہ وہ اُس کے عہد اور فضل کے تحفے ہیں۔ اوہ! پھر، کتنا میٹھا خیال ہے، "قبر کی طرف جانے والا راستہ، میرے خدا نے اُسے بنایا ہے۔ یہ سب اُس کا ہے—سب اُس کا اپنا، اور جب میری باری آئے گی اُس باغ میں جانے کی" جہاں قبر ہے، میں اپنے باپ کی سرزمین میں ہوں گا۔

یسوع مسیح بیمار بستر کے خداوند ہیں۔ وہ اپنے لوگوں کے دکھ میں اُن کا بستر بناتے ہیں۔ یہاں تک کہ قبر کی سرحدوں تک—یردن کے دریا کے کنارے تک—یہ سب عمانوئیل کی سرزمین ہے، اور وہ اکثر اُسے بیولہ کی سرزمین بناتے ہیں۔ اور پھر، جب میں اپنا پاؤں اُس سرد دھارے میں ڈالتا ہوں، یہ اب بھی میرے مالک کی سرزمین ہے۔ میں اب بھی زندگی کے خداوند کی حضوری سے باہر نہیں ہوں، اب میں موت کے سایہ کی سرزمین میں آ رہا ہوں اور دریا کے پار، لیکن یہ اب بھی مالک کا دریا ہے، اور دوسری طرف، یہ میرے خداوند کی اپنی سرزمین ہے۔

جب چمکدار فرشتے مجھے ملنے آئیں گے تاکہ مجھے اُس جواہرات سے مزین "شہر کی طرف لے جائیں جس کی بنیادیں ہیں، جس کا معمار اور بنانے والا خدا ہے،" میں ہمیشہ گھر میں ہوں گا، ہمیشہ اپنے باپ کی سرزمین میں، کبھی جلاوطن نہیں، کبھی ایسی زمین پر نہیں آؤں گا جس پر اُس کا اختیار نہ ہو۔ "اگرچہ میں موت کے سایہ کی وادی سے گزروں، میں کسی برائی سے نہیں ڈروں گا، کیونکہ وہ میرے ساتھ ہے۔ اُس کا عصا اور اُس کی لاٹھی، وہاں بھی اُن کا اختیار ہے، اور وہ مجھے تسلی دیں گے۔" حوصلہ رکھو، عزیزو۔ "نیکی اور رحمت تمہاری زندگی کے تمام دنوں میں تمہارا پیچھا کریں گے،" اور زندگی کے اختتام پر، تم "ہمیشہ اپنے خدا کے گھر میں سکونت کرو گے۔" زندگی میں اور موت میں، تم اُس کی خاص محبت کی نشانیاں پاؤ گے۔

III

- دونوں حالتوں میں مشترکہ مصروفیات

،زندگی میں تیری تمجید کروں گا"

،موت میں بھی تیرا جلال ظاہر کروں گا،

،جب تک تو سانس بکشتا ہے

"میں تیرے نام کی حمد کرتا رہوں گا۔

مسیحی کا ایک ہی شغل ہے—اپنے خدا کی حمد و ثنا کرنا۔

اور ایسا کرنے کے لیے، ہمیں خدا کے فضل سے ایک شکرگزار، مسرور، اور حمد سے معمور دل کی کیفیت کو برقرار رکھنا چاہیے، اور ہمیں چاہیے کہ اس کیفیت کو شکرگزاری کے نغموں سے ظاہر کریں۔ یہ ہمارا صبح کا فریضہ ہونا چاہیے۔ کیا صبح کا نغمہ نہ ہونا چاہیے؟ یہ شام کا کام بھی ہو۔

آؤ، شام کے وقت بھی ہم اپنے خدا کو برکت دیں اور اُس کی حمد کریں۔ اسرائیل میں صبح کا برہ اور شام کا برہ ہوتا تھا۔ آؤ، ہم دن کے دونوں کناروں کو اُس کی مدح سرائی سے روشن کریں، اور دن کے اوقات میں بھی۔

اگر دل شکر گزار نہیں، تو سمجھ لو دل کی حالت درست نہیں۔
یقین رکھو، اگر تم خدا کی حمد نہیں کر سکتے، تو تمہارے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور غلط ہے۔

"اوہ!" کوئی کہے گا، "مصیبت میں بھی؟"
ہاں، سخت ترین مصیبت میں بھی، کیونکہ ایوب نے کہا
،خداوند نے دیا، خداوند نے لے لیا"
"خداوند کے نام کی حمد ہو

"تو کیا ہمیں کبھی غمگین نہیں ہونا چاہیے؟"
ہاں، ضرور، مگر پھر بھی ہمیشہ شادمان رہیں۔

!یہ کیسے ممکن ہے؟ اوہ، خداوند ہی تمہیں سکھائے
یہ فضل کا کام ہے۔

!دل شکستہ ہو، پر پھر بھی خداوند میں شادمان
وہ اپنے چہرہ کا نور ہم پر چمکاتا ہے، خواہ دل اور جسم ناکام ہو رہے ہوں۔
میں پھر کہتا ہوں، اگر دل خدا کی ستائش نہ کرے، تو کچھ کمی ضرور ہے۔

جب دل خوش ہو تو لبوں سے اُس کی تعریف کرو۔
اگر تم تنہا کام کرتے ہو، تو گاؤ۔
اگر لوگوں کے ساتھ ہو اور لبوں سے نہ گاسکو، تو دل سے گاؤ۔

دنیا کے لوگ—افسوس—شاید ہم سے زیادہ گاتے ہیں۔
اگرچہ اُن کے گیتوں میں اکثر کوئی حکمت نظر نہیں آتی، خاص کر آج کل کے۔

مگر آؤ، ہم صیّون کے نغمے گائیں۔
،اپنی ستاریں بید کے درختوں پر نہ لٹکاؤ
،اور اگر لٹکی ہوئی ہوں تو اُنہیں اتار لو
،اور اُس خداوند کی مدح کرو
جو ہمیں زندگی میں اور موت میں برکتوں سے لاد دیتا ہے۔
پس، مستقل مزاجی سے اُس کی حمد کرو۔

،اور اے بھائیو اور بہنو
ہماری ہر حرکت، ہر خیال، اور ہر بات
اُس کی حمد کے لیے ہونی چاہیے
جو ہمیں ہمیشہ برکت دیتا ہے۔

تم اُسی وقت خدا کی حمد روک سکتے ہو
—جب وہ اپنی رحمت روک دے
،اور جب تک نئی رحمتیں دروازہ پر دستک دیتی رہیں
تب تک دل سے نئی حمد نکلتی رہے۔

لیکن میں اپنے اعمال سے خدا کی حمد کیسے کروں؟" کوئی پوچھے گا۔"
،جو کچھ بھی کرو، خداوند یسوع کے نام سے کرو"
"اور اُس کے وسیلہ سے خدا اور باپ کا شکر کرو۔

میں آج رات منادی سے خدا کی حمد کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔
تم میں سے بعض اپنے پیشوں کی طرف جاؤ گے۔
اپنے کاموں میں بھی خدا کی حمد کرو۔

ہر جائز پیشہ
ہر محنت
—مسیحی کا مذہبی فریضہ بن سکتا ہے
کیونکہ ہر ایماندار کابن ہے۔

تم اپنی معمولی پوشاک کو
پاک لباس بنا سکتے ہو
،تم اپنا کھانا عشائے ربّانی بنا سکتے ہو
تمہارے گھر کی ہر شے
،قربان گاہ کے سامنے کے برتنوں کی مانند مقدس ہو سکتی ہے
اور گھوڑوں کی گھنٹیاں بھی "خُداوند کے لیے مقدّس" کہلائیں گی۔

،اور اے عزیز بھائیو
—آخر میں عرض ہے
،اگر ہم خود خدا کی حمد زبان و عمل سے کرتے ہیں
تو لازم ہے کہ دوسروں کو بھی اُس کی حمد کی طرف بلائیں۔

اگر تمہاری شکرگزاری میں یہ خواہش نہیں
،کہ اور بھی لوگ حمد کریں
تو وہ شکرگزاری مکمل نہیں۔

یہ سچے شکر کی علامت ہے
کہ وہ چاہتا ہے کہ دوسرے بھی اُس کی خوشی میں شریک ہوں۔

،مبارک ہے خُداوند
،یہی زیور نویس جو کہتا ہے
،"خداوند کی ستائش ہو"
:وہی 67واں زیور بھی لکھتا ہے

،قومیں تیرا شکر کریں"
!ہاں، سب قومیں تیرا شکر کریں
!"قومیں خوش ہوں اور نعرہ زن ہوں
:پھر وہ دوبارہ کہتا ہے
!قومیں تیرا شکر کریں، اے خُدا"
!"ہاں، سب قومیں تیرا شکر کریں

خُدا کے ہاتھ میں وسیلہ بنو
کہ دوسروں کو اُس کی حمد کی طرف لاؤ۔
بتاؤ کہ اُس نے تمہارے لیے کیا کیا۔
بتاؤ اُس کے فضلِ نجات بخش کا۔
گناہگاروں کو مسیح کی طرف بلاؤ۔

:یہ تمہارا مشن ہو
:یہیں زمینی کاروبار یہی ہو "
!"!دیکھو، وہ برّہ"

اور یوں تم دوسری زبانوں کو
،خُدا کی حمد کے لیے کھولو گے
،تاکہ جب تمہاری زبان خاموش ہو
تو اوروں کی زبانیں یہ سرود اُٹھائیں۔

اِس کے لیے محنت کرو
اے عزیزو
تم میں سے ہر ایک۔

اُس گلوکار جماعت کے پھیلاؤ کے لیے جد و جہد کرو
جو نجات دہندہ کی ستائش کرے۔

خُدا کرے ہم اُس تنگ دلی میں نہ پڑیں
جو کہتی ہے
"اگر میں بچ جاؤں"
اور میری چھوٹی سی عبادت گاہ کے لوگ ٹھیک ہوں
"تو یہی کافی ہے۔"

انہیں، اے مالک
تیرا تخت کسی گلی کے کونے کی چھوٹی جماعت میں قائم نہیں ہوگا۔
تو کسی ایک شہر کے کونے میں حکومت نہیں کرے گا
نہ صرف برطانیہ میں
نہ صرف یورپ میں
بلکہ پوری زمین پر تیری ستائش ہونی چاہیے

اور کونسا مسیحی دل ہے
جو یہ نہ کہے
"آمین اور آمین"

خُدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین

تشریح: سی۔ ایچ۔ اسپرژن
زبور 3، 4:1-6

یہ زبور نہایت مناسب طور پر "صبح و شام کے زبور" کہلا سکتے ہیں۔ زبور سوم صبح کا زبور ہے۔

زبور باب 3

داؤد کا زبور، جب وہ اپنے بیٹے ابی سلوم کے حضور سے بھاگا۔ —

وہ وقت داؤد کے لیے نہایت تاریک تھا—جس پر اُس کے اپنے گناہ کے سائے پہلے ہی چھائے ہوئے تھے، اور اب اُس کی محبوب اولاد کے نفرت انگیز فتنے نے تاریکی کو اور گہرا کر دیا، جس نے اُس کی بادشاہی اور جان لینے کی سازش کی۔

آیت 1

اے خُداوند! میرے مخالف کس کثرت سے بڑھ گئے ہیں
(گویا وہ اپنے مصائب کا شمار نہیں کر سکتا۔ وہ ششدر ہے، اور اپنی فریاد خُدا کے حضور لے آتا ہے۔)

آیات 2-3

بہتیرے میرے برخلاف اُٹھے ہیں۔
بہت سے میری جان کے حق میں کہتے ہیں
"خُدا میں اِس کے لیے کوئی نجات نہیں۔"
سیلہ۔

یہ سب سے بدترین بات ہے
جب وہ اُس کے دین کو مضحکہ کا نشانہ بناتے ہیں۔ وہ ایک ایسا مرد تھا جس نے خُدا پر اپنے ایمان کا بہت اظہار کیا تھا، اور

ایام سابقہ میں اُس نے زندہ خُدا پر توکل کر کے بڑے عجائبات دکھائے تھے؛ مگر اب ایک کے بعد دوسرا زبان کھول کر کہنے لگا کہ خُدا نے اُسے چھوڑ دیا ہے۔

:آیت 3

لیکن تُو، اے خُداوند! میرے لیے سپر ہے، میرا فخر، اور میرے سر کو بلند کرنے والا۔

عبرانی اصل میں جو لفظ استعمال ہوا، وہ محض سپر سے بڑھ کر ہے؛ یہ وہ سپر ہے جو اوپر، چاروں طرف، نیچے تک حفاظت کرتی ہے—ایک ہمہ گیر حفاظتی حصار۔

اے خُداوند! تُو میرے لیے سپر ہے؛ وہ مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتے؛ وہ مجھے ہلاک نہیں کر سکتے؛ میں اب بھی خُدا کی طرف سے محفوظ ہوں۔ اور اُس سے بڑھ کر، تُو میرا فخر ہے۔ اگرچہ میرا زمینی فخر جاتا رہا، تو بھی میں تجھ میں فخر کرتا ہوں۔ جو کچھ میرے پاس نہ بھی ہو، تو بھی میرے پاس خُدا ہے، اور ایسا خُدا، جس پر فخر کرنا روا ہے، کیونکہ اُس جیسا اور "کوئی نہیں۔ اور تُو ہی میرے سر کو بلند کرنے والا ہے۔

میرا سر اب بھی پانی سے اوپر ہے، میں ابھی تک غرق نہیں ہوا، اور میرا سر پھر بلند ہوگا۔ اگرچہ اب میں اُسے سرنگوں کیے ہوئے نے کی مانند جھکائے پھرتا ہوں، تو بھی ایک دن میں اُسے بلند کر کے تیری ستائش کروں گا، کیونکہ تُو ہی میری صورت کا نُور اور میری نجات ہے۔

:آیت 4

میں نے اپنی آواز سے خُداوند کو پکارا، اور اُس نے اپنے مقدس پہاڑ سے میری سُن لی۔ سیلہ۔

وہ ظاہر کرتا ہے کہ اُسے تنہائی میں دُعا کرنا محبوب تھا، مگر اپنی آواز سے دُعا کرنا بھی۔ بہت سے ایماندار کہتے ہیں کہ جب وہ اپنی دُعا کی آواز سنتے ہیں، تو اپنے خیالات کو بہتر طور پر مجتمع کر پاتے ہیں۔ آواز دُعا کے لیے ضروری نہیں، یہ تو دُعا کا جسم ہے، مگر ایک صحت مند جسم رُوح کی مدد کر سکتا ہے، اور کبھی کبھار آواز کے استعمال سے رُوح بھی تقویت پاتی ہے۔ داؤد کہتا ہے، "میں نے پکارا، اور خُدا نے سُن لیا۔" اور یہ ہمیشہ ہوتا ہے، "اُس نے اپنے مقدس پہاڑ سے مجھے سُن لیا۔"

:آیت 5

میں لیٹ گیا اور سو گیا؛

محل سے دور، اور اُس عبادت گاہ سے جُدا، جہاں وہ خُدا سے ملا کرتا تھا۔

:آیت 5 (جاری)

میں جاگا، کیونکہ خُداوند نے مجھے سنبھالا۔

رات بھر کی پہرہ داری میں، بے قراری کے عالم میں میں سو گیا۔ خُدا ہی ہے جو ہمارے دلوں کو سنبھالتا ہے، یہاں تک کہ جب ہم سو رہے ہوتے ہیں؛ ورنہ ہم جاگتے ہی رہتے۔ مگر خُدا ہمیں ایک اطمینان عطا کرتا ہے سونے سے پیشتر، جو نیند میں بھی ہمارے ساتھ رہتا ہے، جیسے سکون بخش مریم۔

:آیات 6-7

میں ان دس ہزار لوگوں سے نہیں ڈروں گا جو میرے گرداگرد صف بستہ ہیں۔ اے خُداوند! اُٹھ؛ اے میرے خُدا! مجھے بچا؛ کیونکہ تُو نے میرے سب دشمنوں کو گال پر مارا؛ تُو نے شریروں کے دانت توڑ ڈالے ہیں۔

وہ شیر کی مانند تھے، جو اُسے چیرنے کو تیار تھے۔ انہوں نے پہلے ہی حسد و بغض میں اُسے زخمی کیا، مگر خُدا آیا اور اُن کے جبڑوں پر ضرب لگائی، اور اُن کی ضرررسانی کی طاقت جاتی رہی۔

:آیت 8

نجات خُداوند کی طرف سے ہے؛ تیری برکت تیرے لوگوں پر ہے۔ سیلہ۔

ایہ ایک شیریں صُبح کی حمد ہے—اور خالص الہی فضل کی تعلیم نجات خُداوند کی طرف سے ہے۔" وہی ہے جو بچاتا ہے، وہی چھڑاتا ہے۔ اور یہ ہے اُس کے فضل کا خاصہ—"تیری برکت" "تیرے لوگوں پر ہے"

اے کاش کہ ہم اُن لوگوں میں شامل ہوں! تب، خواہ ابی سلوم ہمارا تعاقب کرے، برکت پھر بھی منسوخ نہ ہوگی، کیونکہ یہ خُدا "اے فرزندوں کے لیے بطور میراث ہے۔" تیری برکت تیرے لوگوں پر ہے

:اور اب شام کی مناجات کا آغاز

:زبور باب 4 — آیت 1

اے میرے صداقت کے خُدا! جب میں پُکاروں تو میری سُن لے؛
تُو نے مصیبت میں مجھے کشادگی بخشی؛
مجھ پر رحم کر، اور میری دُعا کو سُن۔

مصیبت کے وقت میں سابقہ تجربہ ایک شیریں تسلیٰ ہے۔
"تُو نے مصیبت میں مجھے کشادگی بخشی۔"

اے آزمائشوں کے مارو، اُس خُدا کو یاد کرو جو تمہارا ماضی میں سہارا رہا ہے، کیونکہ وہ آج بھی ویسا ہی ہے۔
کیا وہ تمہیں اپنا نام لینے کی تعلیم دے کر، یہاں تک لا کر، اب تمہیں شرمندہ کرے گا؟
کیا یہ اُس کا طریقہ ہے کہ پہلے اپنے لوگوں پر فضل کرے، اور پھر اُن سے مَنہ پھیر لے؟
خُدا نہ کرے

پس، اُس کی سابقہ مہربانیوں کی یاد میں دُعا کرو
تُو نے مصیبت میں مجھے کشادگی بخشی؛
"مجھ پر رحم کر، اور میری دُعا سُن۔"

:آیت 2

اے بنی آدم! کب تک تم میری عزت کو رُسوائی میں بدلتے رہو گے؟
کب تک تم بطلالت سے محبت رکھو گے اور جھوٹ کے پیچھے دوڑو گے؟ سیلہ۔

کب تک تم جھوٹ کے دامن کو تھامے رکھو گے؟
کب تک تم ایسے شخص کی کردار کشی کرو گے جو ملامت کا سزاوار نہیں؟
کب تک تم اُس خُدا کی تحقیر کرو گے، جس کی تمہیں عبادت کرنی چاہیے؟

:آیت 3

— لیکن جان لو

وہ اُن سے ایسے مخاطب ہوتا ہے گویا وہ کچھ نہ جانتے، حالانکہ وہ اپنے آپ کو دنیا کے سب سے زیادہ دانا خیال کرتے تھے۔

خُداوند نے اپنے خاص بندے کو اپنے لیے الگ کر لیا ہے؛
"اُس نے اُسے اپنی خاص ملکیت ٹھہرایا ہے۔" خُداوند کا حصہ اُس کی اُمت ہے؛ یعقوب اُس کی میراث کی قرعہ اندازی ہے۔
پس، جب خُدا نے اپنے لوگوں کو اپنا بنایا ہے، تو وہ اُن کی حمایت بھی کرے گا۔ وہ انہیں ہر مخالف سے بچائے گا۔ وہ ہلاک نہ ہوں گے۔

خُداوند میری پکار کو سنے گا، جب میں اُسے بلاؤں گا۔
دُعا کی قبولیت کا یہ شیریں یقین اُس تاریخ کے بادل آلود دنوں میں بڑی تسلیٰ بخش روشنی ہے۔

:آیت 4

خوف کھاؤ، اور گناہ نہ کرو؛ اپنے بستر پر اپنے دل سے گفتگو کرو، اور خاموش رہو۔ سیلہ۔

لرزو، اور گناہ نہ کرو۔

بدقسمتی سے، بہت سے لوگ گناہ کرتے ہیں اور نہیں لرزتے؛ وہ اس آیت کو الٹ دیتے ہیں۔
مگر جو مُقدس لرزتا ہے، وہ اکثر اِسی لرزنے کے باعث اور بھی زیادہ مقدس ہوتا ہے۔
اگر ہماری اُمید اور بھروسے میں دُعا کا ملاپ نہ ہو، تو وہ ایسا ہے جیسے نمک کے بغیر کھانا—جو جلد بگڑ جائے گا، خاص طور پر خوشحالی کے دھوپ میں۔
"اے کاش! ہمارے دلوں میں خُدا کا خوف ہو!" خوف کھاؤ، اور گناہ نہ کرو۔

اپنے دل سے گفتگو کرو۔
انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کے لیے بہترین رفیق ہو۔
یہی وجہ ہے کہ ہمیں خُدا کے کلام سے واقف ہونا چاہیے، تاکہ اگر ہم کبھی تنہا رہ جائیں، تو اپنی صحبت میں خود کو برکت دے سکیں۔

اپنے بستر پر اپنے دل سے گفتگو کرو، اور خاموش رہو۔
اُس شور کو بند کرو۔ خُدا کو بولنے دو۔
اپنے بستر پر جا کر، گلیوں کے ہنگامے اور گاڑیوں کے شور سے دُور جا کر، خاموش ہو جاؤ۔

"اپنے بستر پر اپنے دل سے گفتگو کرو، اور خاموش رہو۔"
بعض لوگ خاموشی برداشت نہیں کر سکتے؛
اپنے دل کی خاموشی انہیں مضطرب کرتی ہے۔
ایسے شخص کی زندگی میں ضرور کچھ نہ کچھ گڑبڑ ہے، جو تنہائی سے نفرت کرتا ہے۔
ہم میں سے بعض اُس وقت بھی اکیلے نہیں ہوتے جب ہم اکیلے ہوتے ہیں؛
ہم گھر میں ہوتے ہیں، جب دُوسرے ہمیں بیگانہ سمجھتے ہیں۔

"اپنے بستر پر اپنے دل سے گفتگو کرو، اور خاموش رہو۔"

:آیت 5

— راستی کی قربانیاں گُذرانوَ
اپنی دُعائیں، اپنی حمدیں، خُدا کے حضور پیش کرو۔
اپنے دِل، اپنی محبت، اپنا توکل اُسے پیش کرو۔

:آیت 5-6

اور خُداوند پر توکل کرو۔
"بہت سے ہیں جو کہتے ہیں، "کون ہے جو ہمیں کوئی بھلا دکھائے؟"

،وہ کسی اچھی چیز کی تلاش میں منہ کھولے پھر رہے ہیں
پیاسے ہیں—مگر یہ بھی نہیں جانتے کہ کس چیز کے لیے پیاسے ہیں۔
"کون ہے جو ہمیں کوئی بھلا دکھائے؟"
،چاہے مشرق سے ہو یا مغرب سے، شمال سے یا جنوب سے
بس کچھ ایسا لا دو جو لذت کا وعدہ کرے، اور ہم تمہارے پیچھے چلیں گے۔

"کون ہے جو ہمیں کوئی بھلا دکھائے؟"
بہت سے ایسے ہیں، مگر ہم اُن میں سے نہیں۔
:ہماری پکار کچھ اور ہے

:آیت 6

اے خُداوند! اپنے چہرے کا نُور ہم پر ظاہر کر۔

کیا یہی تم میں سے بہت سے لوگوں کی آرزو نہیں آج کی شب؟
تم جانتے ہو تمہیں کیا چاہیے۔

تم جانتے ہو کہ کچھ اور تمہیں اُسودہ نہیں کر سکتا۔
"اے خُداوند! اپنے چہرے کا نُور ہم پر ظاہر کر۔"

،ہم بیمار ہیں

اے خُداوند! ہم تجھ سے مانگتے ہیں کہ ہمارے دلوں اور تیری حضوری کے بیچ سب کچھ درست ہو جائے۔